سوال

(495) باجماعت نماز کی صورت میں مقتدی کو فاتحہ پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے یا نہیں کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام کی قرآت کے دوران خاموشی اختیار کرنی چاہیے ۔ وضاحت کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع متصل حدیث ہے :

'لَا صَلَاةَ لِمَن لَّم یَقرَأ بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ' (متفق علیہ) صحیح البخاری، باب وُجُوبِ القِرَائَةِ لِلاِمَامِ وَالمَامُومِ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا... الخ، رقم: ۷۵۶، صحیح مسلم: ۳۹۴

''جو سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی کوئی نماز نہیں۔''

حدیث ہذا عموم کے اعتبار سے سب حالتوں کو شامل ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ''خلف الامام'' کی تصریح بھی وارد ہے :

'لَا صَلَاةَ لِمَن لَّم یَقرَأ بِفَاتِحَةِ الکِتَابِ خَلفَ الاِمَامِ' (اسنادہ صحیح)

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! کتاب : ''الکتاب المستطاب'' (لشیخنا محدث روپڑی رحمہ اللہ، ص : ۳۵۰)

نماز میں سورۂ فاتحہ پر مولانا اثری کی تحقیق پر تبصرہ :

پندرہ اپریل ۲۰۰۵ء کے الاعتصام میں فاضل محقق مولانا ارشاد الحق اثری کا مضمون بعنوان ''نماز میں سورۂ فاتحہ سہواً رہ جائے تو کیا حکم ہے ؟'' شائع ہوا، فی الجملہ ان کی تحقیق قابلِ تعریف ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔ لیکن ایک بات محلِ تردد ہے، موصوف فرماتے ہیں :

''امام، مقتدی یا منفرد جو بھی ''سورۂ فاتحہ'' بھول جائے، اسے وہ رکعت دوبارہ پڑھنی چاہیے۔''

میرے خیال میں اس موقف پر نظر ثانی ہونی چاہیے۔ انھیں یوں کہنا چاہیے تھا، کہ جس رکعت میں سورۃ فاتحہ رہ جائے، وہ اور اس کے بعد والی رکعت کو دوبارہ پڑھنا چاہیے کیونکہ ''اَلبِنَاءُ عَلَی الفَاسِدِ فَاسِدٌ'' کے تحت بعد والی نماز تو نماز ہی تصور نہیں ہوگی۔ (وا اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ :صفحہ:420

محدث فتویٰ